



سوال

سفر میں نماز قصر کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سسرال میں قصر نماز کے بارے کیا حکم ہے؟

مشقی الاخبار کے مصنف امام عبد السلام ابن تیمیہ نے ج 1 ص 212 پر یہ باب قائم کیا:

سسرال میں قصر کا مسئلہ:

حدیث 1528: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں۔ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا: جب سے میں مکہ میں آیا ہوں تو میں نے نکاح کر لیا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے: جو کسی شہر میں نکاح کر لے وہ مقیم جیسی نماز پڑھے (رواہ احمد) کای یہ بات درست ہے کہ سسرال میں قصر نماز نہیں؟ کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مشقی الاخبار والی روایت مسند احمد (1/26 ج 443) و مسند الحمید (36) میں "عکرمۃ بن ابراہیم البالی، حدیثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی ذباب، عن أبیہ: أن عثمان بن عفان صلیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے، کی سند سے مروی ہے۔

امام بیہقی نے فرمایا: "فذا منقطع و عکرمۃ بن ابراہیم ضعیف" پس یہ منقطع ہے اور عکرمہ بن ابراہیم ضعیف ہے۔ (معرفۃ السنن والاثار قلمی ج 2 ص 425 نصب الراية 3/271)

عکرمہ بن ابراہیم کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے م (دیکھئے لسان المیزان ج 4 ص 210)

حافظ یشی نے کہا: "وفیہ عکرمۃ بن ابراہیم وهو ضعیف" (مجمع الزوائد 2/156)



اس کے برعکس سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے منیٰ میں نماز پوری پڑھنے کے بعد خطبہ میں ارشاد فرمایا: "یا ایہا الناس ان السنۃ سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سنۃ صحابہ و لکنہ حدیث العام من الناس فحفت ان یتنوا"

اے لوگو! سنت وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں (سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ) سے ثابت ہے۔ لیکن اس سال لوگوں کی وجہ سے رش ہوا ہے لہذا مجھے یہ خوف ہوا کہ یہ لوگ اسے ہی اپنانا لیں (یعنی اپنے گھروں میں بھی چار کے بجائے دو فرض پڑھنے نہ لگیں)۔ السنن الکبریٰ لیلیسقی ج 3 ص 144 و سندہ حسن والنظر معرفۃ السنن والآثار 2/4239

اس سے معلوم ہوا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس وجہ سے سفر میں نماز پوری پڑھی تاکہ ناسمجھ لوگ غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائیں۔ یاد رہے کہ سفر میں پوری نماز پڑھنا بھی جائز ہے جیسا صحیح احادیث و آثار صحابہ سے ثابت ہے۔

اگر کسی شخص کا سسرال دوسرے شہر اور سفر کی مسافت پر ہو تو بہتر یہی ہے کہ وہاں قصر کرے لیکن پوری بھی پڑھ سکتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ (سفر میں) قصر کرتے رہے اور میں پوری (نماز) پڑھتی رہے آپ نے روزے نہیں رکھے اور میں روزے رکھتی رہی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "احسن یا عائشہ!" اے عائشہ تو نے لہجھا کیا۔

(سنن النسائی ج 3 ص 122 ح 1487 و سندہ صحیح، سنن الدار قطنی 2/187 ح 2270 وقال: "وہو اسناد حسن" و صحیح الیسیقی 3/142)

اس روایت کے راوی العلاء بن زبیر، جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ و صدوق تھے۔ ان پر حافظ ابن حبان کی جرح مردود ہے لہذا بعض علماء کا اس حدیث کو "منکر" یا ضعیف کہنا غلط ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقتصر فی السفر ویتم ویفطر ویصوم"

بے شک نبی ﷺ سفر میں قصر بھی کرتے تھے اور پوری نماز بھی پڑھتے تھے۔ روزہ رکھتے بھی اور نہیں بھی رکھتے تھے۔ (سنن الدار قطنی 2/189 ح 2275 وقال: "وہذا اسناد صحیح")

اس روایت کی سند صحیح ہے۔ سعید بن محمد بن ثواب سے شاگردوں کی ایک جماعت روایت کرتی ہے، دیکھئے تاریخ بغداد (95/9) حافظ ابن حبان نے انھیں کتاب الثقات میں ذکر کر کے کہا: مستقیم الحدیث "یعنی وہ ثقہ ہیں۔ (ج 8 ص 276)

حافظ دارقطنی نے ان کی بیان کردہ سند کو صحیح کہہ کر اسے ثقہ قرار دیا۔ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں ان سے روایت لی ہے۔ (2/134 ح 1062) لہذا انھیں مجہول و غیر موثق قرار دینا غلط ہے۔

تنبیہ: عطاء بن ابی رباح پر تہمیس کا الزام باطل و مردود ہے،

ایک روایت میں آیا ہے کہ



بے شک رسول اللہ ﷺ سفر میں پوری نماز بھی پڑھتے تھے اور قصر بھی کرتے تھے۔ (سنن الدار قطنی 2/189 ح 2276 وقال: المغيرة بن زياد ليس بالقوي "والی جرح مردود ہے۔

خلاصہ یہ کہ نبی ﷺ سے سفر میں پوری نماز پڑھنے کا جواز صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے سفر میں پوری نماز پڑھنا ثابت ہے۔ (مثلاً دیکھئے صحیح بخاری: 1090 و صحیح مسلم: 1572/685)

تنبیہ: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے سفر میں وفات تک قصر کرنا بھی ثابت ہے (دیکھئے صحیح بخاری 1102 و صحیح مسلم: 1579/679)

مشہور تابعی ابو قلابہ (عبداللہ بن زید الجرمی) نے فرمایا: "ان صلیت فی السفر رکعتین فالسنة وان صلیت اربعاً فالسنة" اگر تم سفر میں دو رکعتیں پڑھو تو سنت ہے اور اگر چار رکعتیں پڑھو تو بھی سنت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 2/452 ح 8188 و سندہ صحیح) عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ: اگر قصر کرو تو رخصت ہے اور اگر چاہو تو پوری نماز پڑھ لو۔ (ابن ابی شیبہ 2/452 ح 8191 و سندہ صحیح)

سعید بن المسب نے فرمایا: اگر چاہو تو دو رکعتیں پڑھو اور اگر چاہو تو پڑھو۔ (ابن ابی شیبہ 2/452 ح 8192 و سندہ صحیح)

امام شافعیؒ نے فرمایا: "التقصير رخصة لذي السفر فان اتم الصلاة اجزأ عنه" سفر میں قصر کرنا رخصت ہے اور اگر کوئی پوری نماز پڑھے تو جائز ہے۔ (سنن الترمذی: 544)

امام ترمذی سے امام شافعی تک، ان اقوال کی صحیح سندوں کے لیے دیکھیں کتاب العلل للترمذی مع الجامع (ص 889)

هدا معذی والنہ علم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 1 ص 437

محدث فتویٰ